باب: 47

داتا گنج بخشؒ

(Data Ganj Bakhsh ra, 1010-1073 AD)

حضرت داتا گنج بخشؒ کا نام شیخ علی ہے لیکن آپ، داتا صاحب کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عثمان ہجویریؒ ہے۔ غزنی سے آپ کا تعلق تھا اور محمود غزنوی کے بیٹے مسعود غزنوی کے عہد میں لاہور پہنچے۔ پہلے یہاں آپ نے ایک مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ پھر کچھ عرصہ درس دیتے رہے۔ اور پھر تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے۔

جب داتا گنج بخشؒ لاہور آئے تو اس وقت تصوف اپنی تاریخ کے دوسرے دَور میں تھا۔ داتا صاحب شرع اور اصولِ دینی پر پوری طرح عمل کرتے تھے۔ آپ کا کہنا تھا کہ "۔۔ جو شخص تحقیق اور توحید کے خلاف چلتا ہے اس کو دین میں کچھ نہیں نصیب ہوتا۔ اور جب دین جو اصل ہے، مضبوط نہ ہو تو تصوف جو اس کی شاخ ہے کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔۔؟"۔

داتا صاحب کا سلسلہ ٔطریقت تین واسطوں سے حضرت جنید بغدادیؒ تک پہنچتا ہے۔ داتا صاحب کے مرشد کا نام ابوالفضلؒ تھا جو دمشق کے علاقے بیت الجن کے رہنے والے تھے۔ داتا صاحب اہلِ سنت اور حنفی تھے۔ آپ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو طریقت یا ولایت کا امام مانتے تھے۔ ان سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ آپ نے ان کی شان میں قصیدہ گوئی بھی کی۔

داتا صاحبؒ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ کشف المحجوب، کشف الاسرار، منہاج الدین، البیان لاہل العیان وغیرہ آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔ یہ کتابیں اس وقت لکھی گئیں جب تصوف کی مشہور کتابیں، جیسے شہاب الدین سہروردیؒ کی عوارف المعارف اور ابن عربیؒ کی فصوص الحکم، ابھی لکھی نہیں گئی تھیں۔ کشف المحجوب فارسی زبان میں لکھی جانے والی تصوف پر پہلی کتاب ہے۔ یوں اس کی ایک تاریخی حیثیت بھی ہے۔ اہلِ طریقت میں اس کتاب کا بڑا مرتبہ ہے۔ نظام الدین اولیاءؒ کے وقت سے اہلِ نظر اس کے مداح ہیں۔ ان کی کچھ تصانیف تو وقت کے ساتھ غائب سی ہو گئیں لیکن کشف المحجوب کا سلامت رہنا اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ اِس کا انگریزی ترجمہ بھی ہوا جسے پروفیسر نکلسن نے کیا ہے۔

Siddiqui Publications

آپ کی تصانیف میں دنیاداری سے دور رہ کر مرشد کی پیروی کر کے اللہ اللہ کرنے اور دل کو کبر اور غرور سے پاک رکھنے کی تلقین ہے۔ آپ شاعر بھی تھے، لیکن باقاعدہ دیوان نہ تھا۔

داتا صاحبؒ کا خاندان علم و تقویٰ سے متصف تھا۔ آپ کے ماموں کا لقب "تاج الاولیاء" تھا۔ خود بھی ولی کامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کئی لوگ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ داراشکوہ نے اپنی تحریروں میں داتا صاحبؒ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔ "۔۔ داتا صاحب کے خوارق و کرامات کی کوئی انتہا نہیں۔ لاہور میں اقامت گزیں ہوئے تو شہر کے سب ہی باشندے رفتہ رفتہ ان کے معتقد ہوتے گئے۔۔"۔ روایت ہے کہ داتا صاحبؒ نے غزنین میں ایک مسجد تعمیر کروائی اور اس کی سمتِ قبلہ پر اعتراض سنا تو لوگوں کو ان کی تسلی کے لیے اپنی کرامت سے انہیں کعبۃ اللہ کا مشاہدہ کرا دیا۔

داتا گنج بخشؒ کی عمر کا ایک بڑا حصہ سیاحت و سفر میں گذرا۔ آپ برصغیر پاکستان و ہندوستان کے کئی مقامات کے علاوہ کرمان، سیستان، ترکستان، ایران، عراق، شام اور فلسطین تک سفر کرتے رہے۔ کشف المحجوب میں ان علاقوں کے علاوہ حرمین شریفین کے سفر کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ آپ کے اس تمام سفر کا بنیادی مقصد، علم و معرفت کا حصول تھا۔ آپ علم کے لیے عمل اور درایت یعنی فہم و تحقیق پر بہت زور دیتے تھے۔

داتا صاحب کی زیادہ تر زندگی فقر و فاقہ میں گذری۔ آپ پیوند والے لباس کو پسند کرتے تھے۔ آپ نے فقیروں کی گدڑی اور پیوند لگے لباس پر ایک مستقل کتاب "اسرار الخرق والموٗنات" بھی تصنیف کی ہے۔ آپ نے ساری عمر تجرد (bachelorship) میں ہی بسر کی۔ آپ کی طبیعت میں زہد و ترک کا میلان پایا جاتا تھا۔ آپ کا کہنا تھا کہ "۔۔ دنیا ایک دن کی ہے اور اس میں ہمارا روزہ ہے۔۔"۔

داتا گنج بخشؒ کی تاریخ ولادت کسی مأخذ میں نہیں ملتی۔ لیکن قرائن کے اعتبار سے آپ 400ھ مطابق 1010ء میں پیدا ہوئے۔ اسی طرح آپ کی وفات کے بارے میں بھی کوئی حتمی تاریخ نہیں ملتی۔ تاہم اندازہ ہے کہ آپ کا انتقال تقریباً 62 سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار لاہور میں ہے۔ زیارت کے لیے یہاں لوگوں کا مسلسل ایک تانتا سا بندھا رہتا ہے۔

حضرت معین الدین چشتیؒ جب ہندوستان پہنچے تو پہلے سید علی ہجویریؒ کے روضہ پر پہنچے اور یہاں اعتکاف کیا۔ چالیس روز کی چلہ کشی کے بعد یہاں سے روانہ ہوتے وقت انہوں نے داتا بخشؒ کی شان میں یہ شعر پڑھا جو بعد میں بہت مشہور ہوا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را راہنما

Siddiqui Publications